بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً — ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۲	۲۶ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش	۵ شعبان سنہ ۱۳۶۳ھ	۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء	نمبر ۱۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ½۸ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نماز عصر کے بعد ضعف دل کی شکایت پیدا ہو گئی۔ جس کے لئے ضروری ادویہ کا استعمال کرایا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت بحال ہو گئی۔

حضور کو کچھ دنوں سے دوران سر کی بھی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی خراب ہی ہے احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں

آج سے الجامعۃ الاحمدیۃ موسمی تعطیلات کے لئے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء تک بند ہو گیا ہے تعطیلات کے بعد ۳۰ ستمبر کو انشاء اللہ کھلے گا۔

ایک نہائت مبارک تقریب

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاندان حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب کی تیسری وابستگی

خدا تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے بابرکت بنائے

قادیان ۲۴ ماہ وفا۔ آج خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس خاندان کو تیسری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے وابستگی کا شرف عطا فرمایا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں اپنے خاندان کے ساتھ پیوستہ کیا تھا یعنی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب رضؓ کے خاندان کو

آج بروز دوشنبہ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کی صاحبزادی سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات اور اپنی متعدد بیّن خوابوں کی بناء پر ایک ہزار روپیہ مہر پر اپنے عقد میں قبول فرمایا۔ اور ایک بہت بڑے مجمع میں جو مسجد مبارک اور اس کے قریب کے مکانات اور احمدیہ چوک میں جمع تھا اس نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے درد اور رقت میں ڈوبا ہوا خطبہ پڑھا۔ اور آخر میں تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ مکرم جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب برادر خورد مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی اور حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ نور اللہ مرقدہا کی بھتیجی ہیں۔ اور اس وقت انکی عمر قریباً ۲۹ سال ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے لئے اور مرحومہ مغفورہ کے بچوں کے لئے اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے لئے اور جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب کے خاندان کے لئے اور تمام جماعت کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے۔ اور جن اہم مقاصد کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ انکو اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

بالآخر ہم ایکبار پھر "الفضل" کیطرف سے اور تمام جماعت کیطرف سے خاندان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس سعادت پر وہ جسقدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے خدا تعالیٰ ان پر بیش از پیش برکات نازل فرمائے۔ اور اس رشتہ کو غیر معمولی دینی اور دنیوی برکتوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴/اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تصوّف

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تصوف کی کونسی کتاب پڑھا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی تصوف کی کتاب کی کیا ضرورت تھی۔ آپ تو خود مجسّم تصوّف تھے۔ تصوّف کی کتاب قرآن تھی جو آپ دن رات پڑھا کرتے تھے۔ اُسکی ایک ایک آیت تصوف کے مضامین سے بھری ہوئی ہے۔ ہاں اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ تصوف کی کتاب مجھے کونسی پسند ہے۔ تو میں وہ بتا سکتا ہوں۔

فتوح الغیب اور مثنوی رومی

اس دوست نے عرض کیا کہ حضور کو تصوف کی کونسی کتاب پسند ہے؟ حضور نے فرمایا۔ مجھے تو قرآن پسند ہے، اگر اس سے آپ کی تسلی نہیں ہوتی۔ تو میں کسی اور کتاب کا نام بھی بتا دیتا ہوں۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ لوگ تصوّف کی اور کتابوں کی طرف تو چلے جاتے ہیں۔ لیکن قرآن کی طرف نہیں آتے آپ اگر تصوف کی ہی کوئی کتاب پڑھنا چاہیں۔ تو سید عبد القادر صاحب جیلانی کی کتاب فتوح الغیب بڑی صاف کتاب ہے۔ اور ہر قسم کی لغویات اور اصطلاحات سے پاک ہے۔ باقی جسقدر تصوّف کی کتب ہیں ان میں رطب و یابس شامل ہے۔ لیکن فتوح الغیب ایسی کتاب ہے جس میں سید عبد القادر صاحب جیلانی نے کوئی ایسی اصطلاحیں استعمال نہیں کیں جو آج کل بگڑی ہوئی ہوں اُس میں ہدایت ہی ہدایت اور نور ہی نور ہے۔ مجھے تو اس کتاب کا کوئی فقرہ ایسا نظر نہیں آیا جو زائد اور بلا ضرورت ہو۔ یا جس میں نور اور ہدایت نہ ہو۔ اس سے اتر کر مثنوی رومی بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔

تذکرۃ الاولیاء

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تذکرۃ الاولیاء" کا بھی اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کونوا مع الصادقین کی تشریح میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر انسان کو کوئی صادق نہ ملے تو اُسے چاہیئے۔ کہ وہ اولیاء کے تذکرے ہی پڑھ لیا کرے۔ "تذکرۃ الاولیاء" اور "الطبقات الکبریٰ" اسی قسم کی کتابیں ہیں۔ لیکن ان میں رطب و یابس سب کچھ بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ کہیں کہیں یہ بھی ذکر آجاتا ہے۔ کہ فلاں بزرگ نے قلعہ کی طرف دیکھا۔ تو وہ سونے کا بن گیا۔ ایسی کتابوں میں سے سچی بات نکالنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور کبھی کبھی انسان یہ خیال کرنے لگ جاتا ہے کہ اگر کوئی ایسے بزرگ مجھے مل جائیں تو گھر میں سونا بننا شروع ہو جائے۔ لیکن فتوح الغیب ایسی کتاب ہے جو شروع سے آخر تک پاک ہے۔ اسی طرح حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کی کتاب "عوارف المعارف" بھی بڑے درجہ کی کتاب ہے۔ اور گو وہ فتوح الغیب کے درجہ کی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ بڑی پاک کتاب ہے۔

والناشطات نشطًا کے معنی

ایک دوست نے عرض کیا کہ والناشطات نشطًا کے کیا معنے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ آپ اپنا مطلب بیان کریں۔ کہ ان الفاظ کے معنے دریافت کرنے سے آپ کی غرض کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ اس کے معنے عام طور پر نشاطِ خاطر اور خوشی سے کام کرنے والے کے کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ معنے درست ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ یہ معنے صحیح نہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے درس کے نوٹوں میں یہی معنے چھپے ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں حضرت خلیفہ اولؓ نے اس کے یہی معنے کئے ہیں۔ بلکہ گذشتہ تمام مفسرین نے اس کے یہی معنے کئے ہیں۔ مگر لغت کے لحاظ سے میری تحقیق میں یہ درست نہیں۔ کیونکہ اس کے آخر میں نشطًا مصدر آتا ہے۔ نشاطًا نہیں آتا۔ پس ہم نشطًا کے مطابق معنے کریں گے۔ نہ کہ نشاطًا کے مطابق۔

اس دوست نے عرض کیا کہ حضور نے اسی سال جنوری کے شروع میں ایک مجلس میں بیان فرمایا تھا۔ کہ صحت کے اصول میں سے ایک اہم اصل یہ ہے۔ کہ جو کام بھی کیا جائے نشاطِ خاطر سے کیا جائے۔ اور اسکا استنباط حضور نے اسی آیت سے فرمایا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ وہاں میں نے اس آیت کے معنے بیان نہیں کئے تھے بلکہ ان آیات کا ایک نتیجہ بیان کیا تھا ان آیات کے معنے یہ ہیں کہ وہ شخص جو حد درجہ تک کوشش کرکے ایک چیز کو غلط جگہ سے اکھیڑتا ہے۔ پھر اسے لاکر دوسرے مرکز سے باندھ دیتا ہے۔ اور ایسی کوشش انسان اسی وقت کیا کرتا ہے۔ جب دل میں کسی کام کے متعلق شدید خواہش پائی جائے۔ پس یہ معنے نتیجہ کے طور پر بیان کئے گئے تھے۔ نہ کہ نشاطًا کے لحاظ سے۔ نَشِطَ اور نَشَطَ دونوں کا اسم فاعل ایک ہی ہے یعنی ناشط۔ مگر مصدر میں فرق ہے۔ پس چونکہ آیت میں نشطًا مصدر آیا ہے ہم ان الفاظ کے معنے نشطًا کے لحاظ سے کریں گے۔ نہ کہ نشاطًا کے لحاظ سے۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان ہر لفظ کی لغت نہیں دیکھتا اور اسوجہ سے بعض دفعہ غلطی بھی کر جاتا ہے۔ عام مفسرین نے چونکہ اس کے یہی معنی کئے ہیں اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے انہی کو دیکھکر اسکے معنی بیان کر دیئے۔ غالبًا خود لغت کو نہیں دیکھا۔

تصوف کی سابقہ کتب کا مطالعہ

عرض کیا گیا کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے یا حضور کا زمانۂ مبارک دیکھنا انہیں نصیب ہوا ہے اُن کیلئے تصوف کا کس حد تک مطالعہ ضروری ہے؟ نیز یہ کتابیں انہیں کس نقطۂ نگاہ سے پڑھنی چاہئیں؟ حضور نے فرمایا۔ ان کتب کا مطالعہ سچائی کا باہم موازنہ کرنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔ یہی دیکھ لو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم کا اتنا عشق تھا کہ رات دن آپ قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔ مگر ایک لفظ کی طرف آپ کا خیال نہیں گیا۔ اسی طرح اور کئی چھوٹی موٹی باتیں ایسی ہو سکتی ہیں۔ جن کی طرف پہلے لوگوں کا خیال نہ گیا ہو۔ اور ہم اُن کتب کا مطالعہ کرکے زیادہ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہوں۔ اس کے علاوہ ہم اس تحقیق سے جو گذشتہ لوگوں نے کی۔ اور اس محنت سے جو انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے فائدہ کے لئے برداشت کی بہت کچھ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں بلکہ ہمیشہ اٹھاتے رہتے ہیں مثنوی رومی سے میں نے خود بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسے بہت پیش کیا کرتے تھے۔ مگر اصولی طور پر ہمیں اسکی ضرورت نہیں۔ اصولی طور پر ہمارے لئے قرآن ہی کافی ہے۔ قرآن اگر دنیا سے اٹھ جائے تو ہم سمجھیں گے کہ دنیا کی موت آگئی۔ لیکن اگر مثنوی رومی اٹھ جائے تو ہمیں اسکی پرواہ نہیں ہوگی کیونکہ ہم قرآن سے ایک اور مثنوی نکال لیں گے۔ ہم جس چیز کی مخالفت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان چیزوں کو قرآن کا قائم مقام سمجھ لیا جائے یا یہ خیال کر لیا جائے کہ انکے بغیر انسان کو خدا نہیں مل سکتا۔ ہمارے پاس زندہ قرآن موجود ہے اور ہم اس پر عمل کرکے ہر وقت خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ ان کتابوں کی اصولی طور پر ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ دنیا اگر تمام کتابیں سوائے قرآن اور احادیث کے جل جائیں۔ تب بھی ہمیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی کیونکہ ہم کہیں گے کہ ہمارے پاس اصل چیز موجود ہے۔ ہم ایسی ہزاروں کتابیں نکال سکتے ہیں۔

پس ان کتب کا مطالعہ ہمیں اس نقطۂ نگاہ سے کرنا چاہیئے۔ کہ جو بات قرآن کے خلاف ہوگی اسے ہم رد کر دیں گے اور جو بات قرآن کے مطابق ہوگی۔ اسے ہم تسلیم کر لیں گے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم ہمیشہ ان کتابوں سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ آخر یہ لوگ ہمارے بزرگ تھے۔ اور ان کی کتابیں بہت بڑے معلومات کا ذخیرہ ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی لکھی ہوئی کتابیں تو نہیں ہیں۔ کہ ہم خیال کر لیں۔ ان کتابوں میں کیا ہوگا میں نے دیکھا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مسائل اسلامیہ کے بیان کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتنے قریب پہونچے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ ان کی تحریریں پڑھ کر لطف آجاتا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں نے فارسی نہیں پڑھی۔ ورنہ مجھے بڑا شوق ہے۔ کہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات پڑھوں۔ اور دیکھوں۔ کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ کبھی یہ بھی خیال آیا کرتا ہے۔ کہ میں کسی فارسی دان کو پاس بٹھا کر اسے کہوں۔ کہ تم یہ مکتوبات پڑھ کر مجھے بتاتے جاؤ۔ کہ ان میں کیا لکھا ہے۔

کسی دوست نے عرض کیا کہ غالباً ان مکتوبات کے ایک حصے کا اردو میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔ حضور نے فرمایا اردو میں جو ترجمے کئے جاتے ہیں۔ وہ تو خود اتنے مشکل ہوتے ہیں۔ کہ عربی یا فارسی کا سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ مگر اس اردو کا سمجھ میں آنا مشکل ہوتا ہے۔ فتوح الغیب کا جب اردو ترجمہ ہوا۔ تو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ فتوح الغیب کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ تم اسے منگوا لو۔ میں نے منگوایا تو دیکھا۔ کہ وہ عربی سے دس گنے زیادہ مشکل ترجمہ تھا۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا مثنوی رومی علم کلام کی کتاب ہے۔ اس میں نہایت ہی لطیف پیرایہ میں کائنات کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ بھی اسی قسم کی کتاب ہے۔ مگر مثنوی مضامین کی وسعت کے لحاظ سے حجۃ اللہ البالغہ سے بھی زیادہ اعلیٰ ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مثنوی کے متعلق کہا گیا ہے ؎

مثنوئ مولوئ معنوی
ہست قرآں در زبان پہلوی

حضور نے فرمایا اس میں یہی بات بیان کی گئی ہے۔ قرآن کے معارف کو پہلوی زبان میں ادا کر دیا گیا ہے۔ مگر نادانوں نے اس مطلب کو نہ سمجھا۔ اور انہوں نے مثنوی کو قرآن کے مقابل کی کتاب سمجھ لیا۔ حالانکہ اس شعر کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ مثنوی قرآن کے مقابل کی کتاب ہے۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ قرآن چونکہ عربی میں ہے۔ اور لوگ اس کے معارف سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے مولانا روم نے پہلوی زبان میں اس کی تفسیر کر دی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مثنوی رومی بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو بڑی وسعت دماغ عطا فرمائی تھی۔ بڑے بڑے مسائل کو اس طرح حل کر دیتا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے یہ تیرھویں صدی کا آدمی نہیں بلکہ بیسویں صدی کا آدمی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "نور الحق"

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "نور الحق" بھی نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگوں نے اس کی حقیقت اور شان کو نہیں سمجھا۔ میں نے فضائل القرآن کے متعلق جب مضمون شروع کیا تو مجھے یقین تھا۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی تشریح اور اس کے علوم کی تجدید کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے آپ کی کتابوں میں اس علم کا بیج ضرور مل سکتا ہے۔ تفسیر بے شک نہ ہو۔ مگر بیج کے طور پر تمام علوم آپ کی کتابوں سے ملنے چاہئیں۔ اور میری طبیعت اس بات کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ کہ علوم کا بیج بھی آپ کی کسی کتاب میں سے نہ نکلے۔ اور وہ بھی ہمیں ہی بیان کرنا پڑے۔ مگر مجھے آپ کی کتابوں میں یہ مضمون نظر نہ آیا۔ جب میں نے اس مضمون کے نوٹ لکھنے شروع کئے۔ تو مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی۔ کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں کیوں نہیں۔ عقیدۃً میں بیشک یہی تسلیم کرتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں بیج موجود ہے۔ مگر مجھے ملا نہیں۔ اور اس وجہ سے مجھے سخت اضطراب تھا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب نور الحق کو میں نے دیکھا۔ تو مجھے اس کتاب سے اپنے مضمون کا بیج مل گیا۔ اس لئے مجھے اس کتاب کی بڑی قدر ہے۔ لیکن ان علوم کو ہر شخص معلوم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کتاب میں صرف اشارے ہوتے ہیں۔ اور اشارے عام طور پر لوگ سمجھا نہیں کرتے مجھے یاد ہے میں نے ایک دفعہ لاہور میں "اسلام اور سائنس" پر لیکچر دیا۔ لیکچر دینے سے پہلے میں نے حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور اس مضمون کے متعلق ان سے مختلف آیات دریافت کرتا اور نوٹ کرتا رہا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد حافظ صاحب کہنے لگے حضور میرے تو کچھ نہیں پلے پڑا۔ یعنی میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا۔ کہ آپ وہاں بیان کیا کریں گے۔ حالانکہ ڈیڑھ گھنٹہ سے آیتیں میں بتا رہا ہوں۔ میں نے کہا حافظ صاحب یہ جلسہ میں جا کر ہی آپ کو پتہ لگے گا۔ یہاں نہیں بتا سکتا۔

تو باوجود اس کے کہ اس مضمون کی ساری آیتیں میں نے حافظ صاحب سے نکلوائیں۔ انہیں معلوم نہ ہو سکا۔ کہ میں کیا مضمون بیان کرنے والا ہوں۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کا کمال

مگر حافظ صاحب میں یہ بڑا کمال تھا۔ کہ انہیں جب بھی کوئی مضمون بتا دیا جاتا تھا۔ وہ اسی مضمون کی آیتیں قرآن کریم سے فوراً نکال دیتے۔ اکثر تو پہلی دفعہ ہی صحیح آیت نکال دیا کرتے تھے۔ اور اگر پہلی دفعہ صحیح آیت نہ بتا سکتے۔ تو دوسری دفعہ ضرور صحیح آیت بتا دیتے تھے۔ مگر ان کی وفات کے بعد مجھے اب تک کوئی ایسا آدمی نہیں ملا۔ ان کی زندگی میں مجھے مضمون تیار کرنے کے متعلق کبھی گھبراہٹ نہیں ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ میں جانتا تھا۔ تقریر کرنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے میں ان کو اپنے پاس بٹھا لونگا۔ اور وہ آیتیں نکال نکال کر مجھے بتاتے چلے جائیں گے۔

حفاظ پیدا کرنے کی ضرورت

فرمایا ہمیں اپنی جماعت میں حفاظ بھی پیدا کرنے چاہئیں۔ آجکل ہماری جماعت میں حافظ تو ہیں مگر بہت کم۔ میں نے ناصر احمد کو اسی غرض کے لئے قرآن کریم حفظ کرایا تھا۔ مگر یہ کام بہت اچھی صحت والا آدمی ہی کر سکتا ہے ناصر احمد پر اس کا ایسا بوجھ پڑا۔ کہ آگے مجھے کسی اور کو قرآن حفظ کرانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس کے لئے بڑی اچھی صحت کی ضرورت

تحریک جدید کا چندہ قرض لیکر ادا کر دیا

بہ توفیق الٰہی تحریک جدید کے مجاہد ۳۱ جولائی تک اپنا چندہ مرکز میں داخل کر دینے کے لئے مصروف ہیں بلکہ بعض قرض لے کر بھی السابقون کے دوسرے دور میں شامل ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نئی دہلی سے ایک دوست جو مقروض ہیں۔ اور انہوں نے قرض کی ایک رقم میرے ذریعہ بھی لی ہے۔ لکھتے ہیں افسوس کہ باوجود جدوجہد کے السابقون کے پہلے دور میں شامل نہ ہو سکا۔ دوسرے دور کی بھی ۳۱ جولائی قریب آگئی بہت ہی فکرمند تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے قرض کا ایک جگہ سے انتظام فرما دیا۔ ۴۲۶ روپیہ سال دہم کا ارسال ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کیا آپ کے دل میں یہ خواہش اور امنگ نہیں پیدا ہوئی۔ کہ آپ بھی ۳۱ جولائی تک ادا کریں۔ اگر ہوئی ہے۔ تو کوشش کریں۔ خواہ قرض لے کر اپنا فرض ادا کریں۔ مگر ۳۱ جولائی تک مرکز میں پہنچ جائے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

پیغام کی فتنہ انگیزی — اور — اہلِ پیغام کا فرض

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سینکڑوں بزرگ اور صاحب قلم اصحاب پیغامیوں کو اپنے بچھڑے ہوئے بھائی کہکر یاد کیا کرتے ہیں۔ اور اس احساسِ اخوت میں ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ راتوں کو جاگ جاگ کر نہایت بے تابی سے ان کی واپسی کے لئے دعائیں کرتے ہیں یہانتک کہ اپنی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر کر دیتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض بے وفا دشمنوں کی طرف سے اس شفقت و محبت کا صلہ ہمیشہ ہمیں ایسی صورت میں ملتا رہتا ہے کہ دل خون ہو کر رہ جاتا ہے۔

"پیغام صلح" کا دعوٰے تو یہ ہے کہ وہ دنیا میں صلح و آشتی کے قیام اور دنیا کی اخلاقی و روحانی رہنمائی کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ لیکن عملی حالت یہ ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے امام عالی مقام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف کوئی جھوٹ ایسا نہیں جو یہ نہ بولتا ہو۔ اور کوئی فتنہ ایسا نہیں جو یہ فرد مایہ فتنہ گر ایجاد کر سکتا ہو یا اسے ہوا دے سکتا ہو تو اُسنے ایجاد کرنے یا ہوا دینے میں کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہو۔ اللہ تعالٰے کی اس برگزیدہ جماعت اور اُن کے محبوب آقا کے خلاف جذبات نفرت و حقارت پھیلانے کے لئے کوئی حرکت بھی اس سے بعید نہیں۔ اور پیغام کا موجودہ فتنہ اس کی شرمناک فتنہ انگیزی کی ایک تازہ ترین مثال ہے۔

میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ فتنہ دانستہ اور بالارادہ یہ جانتے اور اچھی طرح سمجھتے ہوئے کہ یہ سو فیصدی جھوٹ پر مبنی ہے۔ اور اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت خطرناک۔ کھڑا کیا گیا ہے۔ پیغام کو علم تھا کہ وہ ناسمجھ مسلمانوں کی طبائع کے نہایت آتش گیر مادہ میں اشتعال کا بم پھینک رہا ہے۔ لیکن وہ دانستہ عواقب سے بے پرواہ ہو کر ایسی حرکت کا مرتکب ہوا ہے۔ پیغامیوں کا دعوٰے تو یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرکار دو عالم سرور انبیاء محمد مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز و ظل یقین کرتے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے عاشق صادق ہیں لیکن اس عشق کا ثبوت ہمیشہ یہ دیتے ہیں کہ حضورؑ کے لختِ جگر ایدہ اللہ تعالٰے کے خلاف دانستہ ایسے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں جن سے حضور کی عزت اور زندگی خطرے میں پڑ جائے۔

مجھے خیال تھا۔ کہ غیر مبائعین کا سنجیدہ اور راستی پسند طبقہ خود بخود پیغام کے اس فتنہ کے خلاف پُرزور آواز اٹھائیگا اور اپنے اخبار کے رسوائے عالم مدیروں کو ان کے حیا سوز فعل کی عبرت ناک سزا دلوائیگا۔ لیکن ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ اور ابھی تک اُن کے کسی ایک فرد کی طرف سے بھی اس فتنہ کے خلاف احتجاج کی آواز نہیں اٹھی۔

ہم غیر مبائعین کے تمام شریف اور راستی پسند افراد سے انہیں انکی موت اور یوم الحساب یاد دلا کر پوچھتے ہیں کہ

(۱) کیا وہ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کر خدا تعالٰے کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ واقعہ میں وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے اپنے خطبہ ۱۶ر جون ۱۹۴۴ء میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کی توہین کی ہے؟

(۲) کیا وہ اللہ تعالٰے کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اس کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ پیغام نے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے خطبہ کا حوالہ نقل کرتے ہوئے نہایت ناپاک تحریف سے کام لیا ہے۔ اور حضور کے کلام کا وہ حصہ جو نقل کردہ فقرہ کی ضروری تشریح تھا نقل نہیں کیا بلکہ اُسے دانستہ حذف کر کے اس کی بجائے نقطے ڈال دیئے ہیں۔ یہ دیانتداری اور ایمانداری کے مطابق ہے؟

(۳) کیا وہ اللہ تعالٰے کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالٰے کا یہ ارشاد کہ "عملی حالت یہی ہے، کہ کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا۔ اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے۔ وہ شخص جو روحانی میدان میں لنگڑا ہے جو دو قدم بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتا قرب کا میدان تو اُسکے لئے بھی کھلا ہے۔ مگر وہ کہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ محمد رسول اللہ تو وہ انسان ہیں جو ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل خدا تعالٰے کے قرب میں بڑھ جاتے ہیں اور لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ سالوں میں ایک منزل طے نہیں کر سکتے۔ ان کا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہی کیا ہے"۔

آگے فرماتے ہیں:-

"محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس شان و شوکت کے ساتھ خدا تعالٰے کے قرب میں بڑھے ہیں۔ اُس شان و شوکت کے ساتھ کوئی شخص بڑھ کر دکھائیگا تو پھر یہ سوال پیدا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر جب کوئی شخص ہمیں ایسا نظر نہیں آتا۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مقامات قرب طے کر سکا ہو۔ یا آئیندہ کر سکتا ہو۔ تو بہر حال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی سب سے افضل رہے۔ وہی سب کے سردار اور سب کے آقا رہے۔"

کیا مذکورہ بالا ارشاد حضور نے بقول پیغام "کسی مصلحت" کے ماتحت فرمایا ہے۔ اور حضور کا یہ عقیدہ نہیں ہے؟ ھل شققتم قلبہ۔ کیا بدظنی کی اس سے زیادہ گندی مثال بھی دنیا میں مل سکتی ہے؟

(۴) کیا پیغام کا فتنہ گر مضمون نویس اللہ تعالٰے کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے یقین ہے کہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے دل میں مذکورہ بالا عقیدہ کے خلاف کوئی اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ وکیا وہ مضمون نویس اور قارئین پیغام خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ شریعت اسلام انہیں ایسی بدظنی کی اجازت دیتی ہے؟ اور اس کو 'اثم' قرار نہیں دیتی؟ اگر اہل پیغام اور اس کے مضمون نگار اور ایڈیٹر ایسی قسمیں کھا گئے۔ تو وہ دن دور نہیں کہ ساری دنیا دیکھ لیگی۔ کہ وہ خدا کی بطش شدید میں گرفتار ہیں۔ اور خدا تعالٰے کا عذاب ان کے اوپر اور انکے پاؤں کے نیچے اور انکے دائیں اور انکے بائیں ہر طرف سے انکا احاطہ کئے ہوئے ہوگا۔ لیکن اگر وہ ایسی حلف اٹھانیکی جرأت نہیں کر سکتے۔ اور ہمیں ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہے کہ وہ ایسی جسارت نہیں کر سکتے تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اُن میں کوئی رجل رشید نہیں جو حق بات کہنے کی ہمت رکھتا ہو۔ جو اس نہایت ہی ناپاک فتنہ کے خلاف آواز اٹھائے۔

یہ اہل پیغام کی انصاف پسندی، دیانت اور ایمانداری کے امتحان کا وقت ہے۔ میں انہیں اللہ تعالٰی کا ارشاد یاد دلاتا ہوں۔ کہ لا یجرمنکم شنأن قوم علی ان لا تعدلوا۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی۔

پیغام کی یہ بالارادہ فتنہ انگیزی تو موجب حیرت تھی ہی۔ اہل پیغام کی یہ مجرمانہ خاموشی اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہے ہم انکی اس بے خوفی پر بھی سخت حیران ہیں۔ کہ وہ اپنے اخبار کے لئے جو مذہبی اخبار ہے اور راستی کا علمبردار ہونیکا دعوٰی کرتا ہے ایسے ایڈیٹر برداشت کر سکتے ہیں جو اپنی بے پناہ دروغ گوئی اور بدتہذیبی کی وجہ سے شاید کسی جھوٹے سے جھوٹے سیاسی اخبار میں بھی نہ رکھے جا سکتے۔

غضب ہے کہ پڑھنے کے امکان کا ذکر جس مجبوری کی بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی نے جس خوبصورت انداز میں کیا ہے اور پھر جو امر واقعہ ہے کہ سید الانبیاء کے مقام تک پہنچنا محالات میں سے ہے۔ اسکا ذکر جس وضاحت سے فرمایا۔ اسکے بعد بھی کوئی شخص جو اپنے دماغ میں ایک ذرّہ عقل کا رکھتا ہو۔ اور اپنے قلب میں ذرّہ بھر دیانت و انصاف کو جگہ دے سکتا ہو یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے ارشادات میں کسی توہین کا خیال بھی کیا ہو۔

کیا پیغام ہم سے یہ منوانا چاہتا ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اعمال صالحہ کا کمال حسن حضورؐ کے اختیار فعل کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ سب افعال کرنے پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائداد اور آمد وقف کرنیوالوں کی فہرست

(۵)

۲۸۱۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی۔ قادیان۔ پانچ صد روپیہ
۲۸۲۔ سید محمد حسین صاحب کارکن قضاء " تنخواہ دو ماہ
۲۸۳۔ فضل الٰہی خانصاحب تاجر لکڑی " ماہوار آمد بیس روپے
۲۸۴۔ مرزا حمید احمد صاحب " پانچ ماہ کا الاؤنس
۲۸۵۔ عبد المجید صاحب مینجر الفضل " ۵۰۰/-
۲۸۶۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کارکن فرسٹ " ایک ماہ کی تنخواہ
۲۸۷۔ سراج الدین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ " " " "
۲۸۸۔ محمد امین صاحب جمعدار دار الرحمت " ۱۵/- روپے ماہوار
۲۸۹۔ غلام احمد صاحب بشیر واقف تحریک جدید " الاؤنس ایک ماہ
۲۹۰۔ بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے " سارے سال کی تنخواہ
۲۹۱۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب بشیر مدرسہ احمدیہ " " " "
۲۹۲۔ مستری محمد حسین صاحب حلقہ مسجد مبارک " تنخواہ ایک ماہ
۲۹۳۔ خانصاحب برکت علی صاحب شملوی " پنشن ایک ماہ
۲۹۴۔ عبد اللہ صاحب دکاندار ریلوے روڈ " دو ہزار روپیہ جو کاروبار میں لگے ہیں
۲۹۵۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جموں " تنخواہ
۲۹۶۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد " "
۲۹۷۔ محمد یٰسین صاحب ملٹری ملازم ۱۰۸۹۱۶ "
۲۹۸۔ محمد ابراہیم صاحب ناصر قادیان دو ماہ کی تنخواہ
۲۹۹۔ غلام قادر صاحب فٹر پریسین کارخانہ " تنخواہ ایک ماہ
۳۰۰۔ مجید احمد صاحب موٹر ڈرائیور " " " "
۳۰۱۔ حافظ بشیر احمد صاحب واقف زندگی " سارے سال کی
۳۰۲۔ حکیم محمد صدیق صاحب مالک دواخانہ طب جدید " ۷۰۰/- روپیہ
۳۰۳۔ خواجہ عبد الحمید صاحب کارکن امور عامہ " تین ماہ کی تنخواہ
۳۰۴۔ محمد شفیع صاحب اٹھوال تعلیم الاسلام ہائی سکول " جیب خرچ ایک ماہ
۳۰۵۔ مولوی عبد الواحد صاحب واقف زندگی " ساری آمد
۳۰۶۔ عطاء الرحمٰن صاحب درد۔ قادیان۔ ابھی آمد نہیں آمد ہونے پر
۳۰۷۔ مہتہ عبد العلی صاحب فاروق ابن مہتہ عبد القادر صاحب قادیان۔ ۲/- روپے
۳۰۸۔ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ۔ قادیان۔ زیورات۔
۳۰۹۔ مستری شریف احمد صاحب امرتسری محلہ دار الشکر غربی "۔ ساری آمدنی
۳۱۰۔ قاضی غلام نبی صاحب میک ورکس قادیان۔ تنخواہ ۵۰/- روپے
۳۱۱۔ محمد اسحٰق صاحب " " " " ۶۰/- "
۳۱۲۔ سید احمد صاحب پسر ڈاکٹر غلام غوث صاحب " الاؤنس
۳۱۳۔ مولوی عبد الاحد صاحب " تنخواہ
۳۱۴۔ چوہدری مظفر الدین صاحب " " ایک ماہ
۳۱۵۔ مہتہ عبد الرزاق صاحب قادیانی " ایک ماہ کی تنخواہ
۳۱۶۔ محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز " آمد ایک ماہ
۳۱۷۔ محمد اکرام اللہ صاحب پسر بابو اکبر علی صاحب مرحوم " ۲۵۰۰/- روپے کے حصص
۳۱۸۔ فیاض احمد صاحب ابن میاں محمد یعقوب صاحب لاہوری قادیان۔ کتب۔
۳۱۹۔ صاحبزادہ میاں انور احمد صاحب قادیان ایک سال کا جیب خرچ

۳۲۰۔ طیبہ صدیقہ صاحبہ۔ قادیان۔ زیور ایک ہزار روپیہ جو کام پر لگا ہوا ہے
۳۲۱۔ سلام احمد صاحب سابق ظفر اسلام صاحب قادیان۔ تنخواہ۔
۳۲۲۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی۔ قادیان۔ تنخواہ ایک ماہ
۳۲۳۔ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ " زیور جیب خرچ ایک سال کا
۳۲۴۔ خضر سلطان صاحبہ آف دہلی۔ قادیان۔ پانچ تولہ سونا۔
۳۲۵۔ شیخ عبد الصمد صاحب دار البرکات " آمد ماہوار
۳۲۶۔ امۃ العزیز بیگم صاحبہ " تمام زیور۔
۳۲۷۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب " ⅓ حصہ آمد سالانہ
۳۲۸۔ مولوی محمد صدیق صاحب واقف تحریک " چھ ماہ کا الاؤنس
۳۲۹۔ محمد عاشق صاحب واقف تحریک " الاؤنس۔
۳۳۰۔ رشید احمد صاحب و غلام احمد صاحب سیالکوٹ ٹرنک ہاؤس قادیان ۲۰۰۰/- روپے
۳۳۱۔ ماسٹر غلام یٰسین صاحب دار البرکات غربی قادیان تنخواہ ایک ماہ
۳۳۲۔ مسعود احمد صاحب قریشی میک ورکس " " " " "
۳۳۳۔ سید محمد حسین صاحب امانت جائداد " پنشن تین ماہ کی
۳۳۴۔ مرزا رفیع احمد صاحب۔ قادیان۔ سات ماہ کا جیب خرچ
۳۳۵۔ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ خلیل احمد صاحب ناصر قادیان۔ زیور روپیہ وغیرہ
۳۳۶۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ قادیان۔ ایک سال کا جیب خرچ
۳۳۷۔ بشارت احمد صاحب بشیر سندھی جامعہ احمدیہ " چھ ماہ کا خرچ۔
۳۳۸۔ مرزا حفیظ احمد صاحب " " " " "
۳۳۹/۳۴۰ مسعود مبارک و داؤد مظفر صاحبان " ۱۴۰/- روپے خرچ
۳۴۱۔ چوہدری ابو الخیر صاحب باجوہ۔ جہلم۔ ۵۹۰/- روپے
۳۴۲۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر فیض علی صاحب قادیان زیور مہر ۱۰۰۰/-
۳۴۳۔ امۃ الحی صاحبہ۔ حیدر آباد۔ زیور
۳۴۴۔ منشی رمضان علی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری قادیان مکان
۳۴۵۔ مائی محمد عبد اللہ صاحب ناصر آباد سندھ جائداد کے حصہ کی قیمت آمد
۳۴۶۔ ملک غلام نبی صاحب۔ کھارہ۔ ایک ماہ کی آمد۔
۳۴۷۔ عبد القدیر بدوملہوی۔ قادیان۔ کل جائداد جو کہ نقدی کی صورت میں ہے
۳۴۸۔ شریف احمد صاحب اور سیر شریف پورہ امرتسر دو ماہ کی تنخواہ
۳۴۹۔ اخوند اقبال محمد خانصاحب انبالہ شہر آمد و الاؤنس ایک ماہ
۳۵۰۔ مستری عبد الحمید صاحب قادیان ۲۰۰/- نقد

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے۔ جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ یہ وہ وقت ہے۔ کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ جو بنی نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقعہ کو کھو دے۔" (الحکم)

غربا کیلئے غلہ دینے کا وعدہ کرنیوالے احباب

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک غلہ برائے غربا میں وعدے بھیجے ہوئے ہیں۔ مہربانی کر کے جلد ادا فرمادیں اور جن احباب نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ عبدالرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

ٹریکٹ ”دہلی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ“ کے متعلق اعلان

دہلی کے جلسہ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور جو ٹریکٹ کی صورت میں طبع کرا کر جماعتوں کو بھیجا گیا تھا۔ اس کے متعلق اطلاع دی جائے۔ کہ کیا سب ٹریکٹ مناسب اور موزون طور پر تقسیم کر دیئے گئے اور ان کا اگر کوئی اثر ظاہر ہوا ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دیجائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کم شرح سے چندہ دہندگان کے متعلق مجلس مشاورۃ ۱۹۴۴ء کا فیصلہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو لوگ چندہ عام پوری شرح سے ادا نہیں کرتے۔ اور نہ کم شرح سے دینے کیلئے مرکز سے اجازت حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ نظارت بیت المال کے سمجھانے کے باوجود اس بات پر مصر رہتے ہیں۔ ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کی تجویز کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا جایا کرے۔ لہذا جملہ جماعتہائے مقامی کے عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے کم شرح سے چندہ دینے والوں کو توجہ دلائیں کہ وہ یا تو پوری شرح سے چندہ ادا کریں۔ یا اپنے حالات بیان کر کے کم شرح سے چندہ دینے کیلئے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔ ورنہ ان کی رپورٹ بھجوائی جائے۔ ناظر بیت المال

سال ہفتم کا تیسرا امتحان۔ انقلاب حقیقی ——— ۸ر اخاء ۱۳۲۳ہش

بفضل اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سال ہفتم کے پہلے دو امتحان کامیابی سے منعقد ہو چکے ہیں۔ اب تیسرا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۸ر اخاء ۱۳۲۳ہش / اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ہوگا۔ اس کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآرا لیکچر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء ”انقلاب حقیقی“ بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقریر اس قابل ہے۔ کہ ہر احمدی جس کے دل میں روحانی انقلاب برپا کرنے کا جذبہ موجزن ہے۔ اس کے مطالب پر حاوی ہو۔ اور سمجھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس تبدیلی کے پیدا کرنیکے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ یہ کتاب تحریک احمدیت کے پیغام کا خلاصہ ہے۔ قیمت ... آنے ہے۔ دفتر ... سے طلب کریں۔ اور اپنے نام امتحان کیلئے جلد از جلد بھجوائیں۔ قائدین مجالس خاص طور پر متوجہ ہوں۔ خلیل احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں دو کارکنان (کلرکس) کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار خوشخط۔ محنتی۔ دیانتدار اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی رکھنے والے ہوں۔ میٹرک یا مولوی فاضل پاس کو فی الحال ۳۰–۱½–۴۵ کا گریڈ دیا جائیگا۔ جنگ الاؤنس تنخواہ کا ۲۵ فیصدی اسکے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں مقامی جماعت کے امیر۔ پریذیڈنٹ یا قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد دفتر مرکزیہ قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ یہ ایک قومی خدمت ہے۔ اسلئے ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

الفضل کے خریدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اخبار کے اجراء تبدیلی پتہ اور پرچہ کے نہ پہنچنے وغیرہ امور کے متعلق خط و کتابت صرف مینجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہونی چاہیئے کسی نام پر نہیں۔ ترسیل زر بھی اسی پتہ پر ہو۔ بصورت دیگر تعمیل میں تاخیر واقع ہو جانا ... مینجر الفضل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ مسٹر چرچل نے آج ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ یہ امر یقینی ہے۔ کہ جرمنی میں ضعف و اضمحلال کے آثار شروع ہو چکے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگے ہیں۔ اور یہ عین ممکن ہے۔ کہ جنگ ہمارے اندازہ سے بھی قبل ختم ہو جائے۔ نارمنڈی کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہاں ہمارا کامیابی سے فوجیں اتار دینا لڑائی کی تاریخ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یہ فوجیں دشمن کی شدید ترین مزاحمت کے باوجود اتاری گئیں اور اس وقت وہاں ہماری کافی سے بھی زیادہ فوج موجود ہے۔ آپ نے اس ضمن میں اپنے ہوابازوں کی بہت تعریف کی۔ اس کے بعد آپ نے ۱۹۴۰ء کے تاریک ایام کی یاد دلائی۔ اور کہا۔ کہ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب ہمارے پاس ایک سو سے زیادہ میدانی توپیں نہ تھیں۔ اور صرف بیس ٹینک تھے۔ اور ہم بالکل بے یار و مددگار تھے۔ مگر آج دنیا کی بیس بڑی بڑی قومیں ہمارے ساتھ ہیں۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ جنرل آئزن ہوور کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ نارمنڈی میں مالٹاؤ کے گاؤں پر جرمنوں نے جوابی حملہ کیا۔ جسے روک لیا گیا۔ اس حملہ میں بہت سے جرمن مارے گئے اور چار سو پکڑ لئے گئے۔ امریکن فوج نے لیسے سے چھ میل مشرق میں ایک چھوٹے سے دریا کو پار کر لیا ہے۔ امریکن فوج اب تک پندرہ ہزار جرمن گرفتار اور آٹھ ہزار دفن کر چکی ہے۔ اتحادی فوج نے دریائے اوں کے پار کئی اور مورچے قائم کر لئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ اٹلی میں اتحادی فوج نے پیزا کے جنوبی حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے جنوبی اور شمالی حصہ کے درمیان دریا ہے۔ شمالی حصہ تاحال جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ یہاں سخت گھمسان کی جنگ ہوئی ہے۔ ٹائبر کی وادی میں آٹھویں فوج نے ایک مضبوط جرمن چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ مشرقی بحیرہ روم کے ایک جزیرہ کسیمی پر ایک چھاپہ مار پارٹی اتر گئی۔ اور فوجی ٹھکانوں کو برباد کرنے کے بعد کامیابی سے واپس آ گئی۔ دشمن کے پچاس سپاہی ہلاک ہوئے۔ اور ڈیڑھ سو کو گرفتار کر کے وہ ساتھ لے آئی۔ اس جزیرہ پر نومبر ۱۹۴۳ء میں بھی حملہ ہوا تھا۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ میجر روڈلف چرچل (مسٹر چرچل کے فرزند) جو ان دنوں یوگوسلاویہ کے محبان وطن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کا ہوائی جہاز چار سو فٹ کی بلندی سے گرا۔ اور اس میں آگ لگ گئی۔ وہ بال بال بچ گئے۔

واشنگٹن ۲۴ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کہا گیا ہے۔ کہ امریکن فوج سائپان سے تین میل جنوب کی طرف ایک اور جزیرہ پر اتر گئی ہے۔ گوام میں بھی کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ اور بندرگاہ کے جنوب میں ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ آئٹاپے اور ویواک کے درمیان گھری ہوئی جاپانی فوج نے ایک بار پھر ہمارے گھیرے کو توڑنے کی ناکام کوشش کی۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر اور مسولینی میں ایک اور ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد مسولینی نے جرمنی کی اطالوی فوج کا معائنہ کیا۔ اور اسکے بعد اٹلی چلا گیا۔ جہاں اس نے محاذ جنگ کا معائنہ کر کے ہٹلر کے نام ایک تار ارسال کیا۔ جس میں جرمنی و اٹلی کی فتح پر پورے اعتماد کا اظہار کیا۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ جرمنوں نے اڑنے والے بموں کے لئے نئے اڈے تعمیر کر لئے ہیں۔ جن میں سے کئی ایک بلجیئم میں ہیں۔

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ برلین ریڈیو سے اڑنے والے بم کا پروپیگنڈا بہت کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی میں تقریر کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ برطانیہ میں کسی شخص کو بھی زندہ نہیں رہنے دیا جائیگا۔ ٹوکیو ریڈیو نے جرمن ذرائع کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جرمنوں